05-02-2010

ER7 IAFEB05

Youth Parliament........Feb,05 2010....IA ( Cassette No 1 )

CH NAVEED ASGHAR. ER-7

( اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر صبح نو بجکر دس منٹ پر شروع ہوئی )

( تلاوت کلام پاک )

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز علی کھوڑو صاحب کال اٹینشن نوٹس ۔

**Mr. Imtiaz Ali Khuhro:** I invite the attention of the Youth Parliament to express February 5 as a Kashmir Solidarity Day and support the struggle of people of Kashmir against the Indian Occupation

Mr. Speaker, since 1991, we are observing 5th February as a Kashmir Solidarity Day. The Government of Pakistan issued a statement on 5th February that it will be a public holiday and all Government, semi Government, educational institutions, commercial centers and markets will be remain closed. The object of celebrating this day is to express

solidarity with Kashmiri Brothers and extend moral, political and diplomatic support to achieve their legitimate right of self-determination against illegal Indian occupation

On this day, social and political organizations hold protest, demonstrations, seminars and observe one minute silence to pay tribute to Kashmir Martyrs. A chain of human hands will be made by Pakistani and Kashmiri people from Islamabad to Muzafarabad. Pakistani and Kashmiri delegates will present Memorandum to United Nations Office at Islamabad demanding plebiscite in Kashmir according to 1948 United Nations Security Council Resolution.

اگر اس کی ہسٹری میں جائیں تو ہم دیکھیں گے کہ اس پرابلم کی nature کیا ہے
اور پاکستان کیوں کشمیر کے کاز کو سپورٹ کررہا ہے ۔ تو یہ partition plan جو
3rd June 1947 میں دیا تھا ۔ جس کے تحت subcontinent کو دو states
میں divide کرنے کا پلان تھا ۔ اس میں جو subcontinent میں Provinces
جن میں muslim majority تھی وہ پاکستان کے سٹیٹ میں آنے تھے اور
کشمیر ایک واحد Province تھا جسے اس partition plan میں violate کیا
گیا ہے ۔ اور اس partition plan کے تحت کشمیر پاکستان کے حصے میں آنا تھا
کیونکہ وہاں پر 85% مسلمان رہتے تھے ۔ اور یہ جان بوجھ کر پاکستان کے حوالے
نہیں کیا گیا ۔ اس میں جو برٹش کا وائسرائے تھا اس کا بھی ہاتھ ہے ۔ اور انڈین
اتھارٹیز کا بھی ۔ جو کشمیر کا اس وقت کا مہاراجہ ہری سنگھ تھا وہ نہرو سے جاکر ملا

اور اسے invite کیا کہ کشمیر کو annexed کردو انڈیا میں شامل کرنے کے لئے ۔ 27 اکتوبر 1947ء کو indian forces occuped the Kashmir.

Since that day the Kashmir is illegally hold by the Indian through a military occupation اس کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان ایک جنگ ہوئی 1948ء میں اور انڈیا خود United Nations میں گیا اور سیکیورٹی کونسل میں اس نے Resolution پاس کرائی کہ کشمیر میں plebiscite کرایا جائے اور اس کے تحت 1st January 1948 کو یہ وہاں پر request کی گئی تھی انڈیا کی طرف سے اور پاکستان نے اس کو accept کیا ' اس پلان کے دو objectives تھے ۔ ایک تو سیز فائر کیا جائے کشمیر میں اور دوسرا کہ وہاں پر plebiscite hold کیا جائے اور اس ریجن کو de-militarized کیا جائے ۔ اس کے بعد پہلا پلان تو کامیاب ہوگیا سیز فائر والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، کھوڑو صاحب بالکل مختصر کیجئے گا ہمارے پاس پانچ منٹ ہیں ' بلکہ وہ گزر چکے ہیں ۔ اس کو شارٹ کیجئے ۔ بلکہ اس کو اب conclude کردیجئے

-

جناب امتیاز علی کھوڑو ، چلیں میں اس کو conclude کرتا ہوں تو مقصد اس کال اٹینشن نوٹس کے پاس کرنے کا یہ تھا ۔ کہ آج پاکستان میں ایک منٹ silence observe کی جائے گی ان شہید نوجوانوں کے لئے جو کشمیر میں شہید ہوئے ہیں تو سے ہزار کے قریب since 1947 سے تو وہ میں ہاؤس کو request کروں گا کہ ایک منٹ کے لئے silence observe کریں ۔ ان کی شان میں tribute پیش کریں

جناب ڈپٹی سپیکر ، اگر اس پر کوئی بات کرنا چاہے ہلکی پھلکی ۔ جی بلال

جامی صاحب

جناب بلال جامی ، جناب سپیکر پانچ فروری کا دن یوم کشمیر کے طور پر منایا جاتا ہے ۔ سب سے پہلے میں افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے کشمیر ایشو پر سٹینڈ لیا ہوا ہے اور گذشتہ باسٹھ سالوں سے ایک جدوجہد اور دوسری باتیں تو جناب سپیکر مسئلہ کشمیر کا مسئلہ تاریخ تو کھوڑو صاحب نے پیش کردی ہے ، میں صرف پانچ فروری کو کشمیری عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کرسکتا ہوں ، ان ماؤں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرسکتا ہوں کہ جن کے جوان بیٹوں کی لاشیں ان کے گھروں میں آتی ہیں ۔ ان یتیم بچوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرسکتا ہوں کہ پیدا ہونے سے پہلے ان کے والد کا انتقال ہوجاتا ہے ۔ میں ان بزرگوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے جوان بیٹوں کی لاشیں اٹھائیں ۔ جناب سپیکر پاکستان کا رشتہ کشمیر کے ساتھ شہ رگ کا رشتہ ہے اور یہ بات واضح کردینی چاہیے کہ کشمیر کے ایشو پر پاکستان کسی قسم کا بھی سٹینڈ لے گا ۔ اور دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو جناب سپیکر صوبوں کو ، علاقوں کو اس طرح کے جو شہر ہوتے ہیں ان کو تقسیم نہیں کیا جاتا ۔ دیوار برلن گری تھی تو جرمنوں نے بڑا جشن منایا تھا ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں ۔ اور بالکل کھلے الفاظ میں بھارت کو کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی یہ جو دہشت اور وحشت کشمیر میں پھیلائی ہے اس پر یہ بات جان لو کہ جب تک کشمیر سے یہ صدا آئے گی ایک شعر ہے جناب سپیکر کہ ،

ارض کشمیر سے آتی ہے یہ دلسوز صدا

اے خدا اب تو کسی یار و مددگار کو بھیج ۔

تو ہم جواب میں یہی کہیں گے کشمیریوں کو ،

میرے کشمیر تیری جنت میں آئیں گے ایک دن

ستم شعاروں سے تجھ کو چھڑائیں گے ایک دن

اور کسی شاعر نے یہ بہت اچھا کہا ہے جناب سپیکر کہ'

یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت

جنت کسی کافر کو ملی ہے نہ ملے گی

تو میں یہ بات واضح کردیتا ہوں کہ اگر بھارت نے کشمیر کو آزاد نہ کیا' کشمیر کی حق خودارادیت تسلیم نہ کی تو بھارت نے جو افغانستان میں بارہ کونسل خانے بنائے ہوئے ہیں' بھارت کے جغرافیہ کے اندر بارہ سفارت خانے بنا دیے جائیں گے ایک مملکت آسام میں ہوگا' ایک مملکت بنگال میں ہوگا' ایک مملکت کشمیر میں ہوگا۔ لہذا بھارت کو اپنی پالیسی دیکھنی چاہیے۔ یہ جارحیت کا زمانہ اب جا چکا ہے۔ چونسٹھ سال سے کشمیری جدوجہد کررہے ہیں۔ اب ان کو اپنی شکست تسلیم کرنی چاہیے۔ اور یہ مظالم بند کردینے چاہیے۔ یو این او کو اس پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اور پاکستان اس پر سٹینڈ لیتا رہے گا اور لے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بہت شکریہ جامی صاحب۔ اب میرے خیال میں کوئی اور بات تو نہیں کرنا چاہے گا۔ جی بالکل تھوڑی دیر کے لئے۔

جناب خطاب گل ۔ جناب سپیکر جس طرح ممبران صاحبان نے کہا کہ ایک اہم دن ہے آج پاکستان کی ہسٹری کا۔۔اور میں یہ ensure کرانا چاہوں گا کہ پارلیمنٹ کی بلیو پارٹی کی طرف سے اور پارلیمنٹ کی طرف سے کہ کشمیر ایک شہ رگ ہے اور اسی context میں ہم اس کا حل چاہتے ہیں' انڈیا کے ساتھ اور کل جو انڈیا نے خارجہ سیکرٹریز کے لیول پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر تجاویز دی ہیں ہم ان کو welcome کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ بہت بہت شکریہ ۔ اب میں پرائم منسٹر صاحب سے

گزارش کروں گا کہ وہ اس پر اپنی statement دیں۔

رانا عمار فاروق (وزیر اعظم) : جی میرا خیال ہے اس پر بہترین طریقہ یہ ہو گا کہ ہم ایک منٹ کی خاموشی اختیار کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جانے گی کشمیری عوام سے solidarity کے لئے۔

(ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر : اب میں دوسرے کالنگ اٹینشن نوٹس کی طرف بڑھتا ہوں۔ خضر پرویز صاحب۔

**Mr. Khizer Pervaiz:** Thank you honourable Speaker! I invite the attention of honourable Speaker of the Youth Parliament to the proactive delay in the completion of Lyari Express Way in Karachi and the dislocation of families during the construction of the project.

جناب سپیکر میں مختصر سی بات کروں گا کچھ costs and dimensions پیش کروں گا and fact بتاؤں گا کہ اس کا کیا ہوا ہے اور پھر بتاؤں گا کہ گورنمنٹ نے کیا کیا ہے۔ جن کو پتہ نہیں ہے یہ connect کرتا ہے ناردن بائی پاس روڈ کو اور سپر ہائی وے کو کراچی کے اندر۔ دو pounds ہیں اس لیاری ایکسپریس وے کی۔ ایک ہے North Pound ایک ہے South Pound اور دونوں کی جو لمبائی ہے وہ 32 کلومیٹر ہے۔ It was launched on 11th May 2002. The total cost incurred so far on this project has been 8 billion ہے ارب rupees. The Express Way has four toll plazas. Actually

ہے کہ این ایچ اے نے کافی promises کیے ہیں to complete the project by 2004. Initially, پہلے انہوں نے کہا کہ 2006، اور اب 2010، آ گیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پراجیکٹ کو مکمل کرلیں گے ۔ تو انہوں نے کافی وعدے کیے ہیں لیکن ابھی تک پورے نہیں ہوئے ۔ ہمارے جو میئر ہیں کراچی کے ، پیارے سے سید مصطفی کمال، انہوں نے کافی کوششیں کی ہیں کہ اس ایکسپریس وے کو جلدی مکمل کیا جائے ، انہوں نے اتھارٹیز سے بھی بات کی ہے اور اتھارٹیز نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالی اس کو اسی سال میں ابھی آئندہ فروری میں یا مارچ میں ختم کردیں گے ۔ لیکن میں ایک بات بتاؤں کہ جو South Pound ہے اس کی inauguration ہوگئی اور جو North Pound ہے اس کی inauguration ابھی تک نہیں ہوئی ۔ اس کی cost جو ہماری اتھارٹیز bear کررہی ہیں وہ ہیں بارہ ملین روپے جو FWO کو دینا پڑتا ہے for consultancy per month تو آپ دیکھ لیں کہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ہر مہینے جارہے ہیں ہماری گورنمنٹ کی جیب سے صرف کنسلٹیشن کے لئے ، لیکن کچھ ہو نہیں رہا ۔ بات کو میں مختصر کروں گا کہ گورنمنٹ کو چاہیے اور ان اداروں کو چاہیے کہ ہمارے میئر کی بات سنے کام کو جلدی ختم کریں ۔ Relocate کریں ان لوگوں کو جن کو ابھی تک relocate نہیں کیا گیا ، بجائے اس کے کہ میں نے وہ جگہ دیکھی ہے جن لوگوں کو relocate نہیں کیا گیا ۔ جن کے سر پر چھت نہیں ہے ۔ جو ادھر رہ نہیں رہے وہ کیا کریں گے کہ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوگا ، چھت نہیں ہوگی وہ باہر نکلیں گے ۔ تو میں گورنمنٹ سے گزارش کروں گا کہ کہ پلیز اس پہ نظر ثانی کی جائے اور انشاء اللہ اس کو جلدی مکمل کیا جائے ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی آنریبل پرائم منسٹر اگر آپ اس پہ کوئی statement دینا چاہیں ۔

جناب رانا عمار فاروق ( وزیر اعظم ) ، I think this is not really a matter for the Federal Government. یہ کالنگ اٹینشن نوٹس تھا ، اس کو نوٹس میں لے لیا گیا ہے ۔ I think, it is more relevant for the jurisdiction of the local authorities of the Provincial Government.

**Mr . Deputy Speaker:** Thank you Now , coming to the Resolutions . The first resolution has been moved by Mr Lehrasip Hayat , honourable Leader of Opposition and I will request honourable Leader of Opposition to move the Resolution.

جناب لہراسپ حیات ، شکریہ جناب سپیکر یہ تو تھوڑا legal matter ہے جس کی وجہ سے کچھ دقت ہوئی کچھ دوستوں کو ۔ Basically یہ جو اس چیز سے related ہے کہ جو فاٹا سے پکڑے گئے ہیں اس on going war on terror میں اور جو پچھلے کچھ سالوں میں پکڑے گئے ہیں خاص طور پہ جو sabotage and terrorist activities میں involve تھے ۔ یہ اس کے related ہے ۔ جو anti-terrorism act ہے 1997 ، اس کی jurisdiction یہاں نہیں ہے ۔ تو ان کی prosecution کا ایک بڑا مسئلہ ہے کہ ان کو کس لاء کے اندر try کیا جائے ۔ کیونکہ ایف سی آر کے اندر بھی کوئی ایسی چیزیں موجود نہیں ہیں ۔ خاص طور پہ Anti-Terrorism Act جو ہے وہ specially اس کے

سے بنایا گیا تھا تو اس کی ایک تو ' رات کو جب یہ Orders of the Day آیا تو
اس میں پاٹا بھی include تھا - تو وہ PATA اس وجہ سے delete کیا گیا
کیونکہ 2009 ء میں recently amendment ہوگئی ہے اور جو
Anti terrorism Act ہے اس کو آرڈیننس کے ذریعے ابھی President نے
اپنی پاور کے under ا سکی jurisdiction بڑھائی تھی PATA تک لیکن یہ
فاٹا میں ابھی تک اس کی jurisdiction نہیں ہے - نہ یہ applicable ہے تو
میرا basic point یہ تھا کہ یا تو اس کو amend کیا جائے legislation لائی
جائے ' اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ آنے تک کافی وقت گزر چکا ہوگا اس کی ساری
proceedings میں - تو Presidential Ordinance لایا جائے ' اس کی
jurisdiction کو amend کیا جائے تاکہ prosecution جلدی شروع ہوسکے
- یہ اس وجہ سے میں لایا ہوں کیونکہ overall جو counter terrorism
strategy ہے اس میں یہ کافی مدد دے گا - کیونکہ آپ جب لوگوں کو ایک fair
trial ہی نہیں دے رہے جو آپ پکڑ رہے ہیں - ان کو fair trial تو دیں جو ہر
بندے کا ایک right ہے - رول آف لاء ہے - یہ تو نہیں ہے کہ فوج وہاں آپریشن
کررہی ہے وہ جس بندے کو اٹھائے اور اس کا کوئی نام و نشان نہیں ہے - نہ کسی
کورٹ کی jurisdiction ہے وہاں - تو یہ ان کا right ہے کہ ان کو fair
trial ملے - اور یہ overall جو counter terrorsim strategy ہے اس میں یہ
بہت طور پہ help کرے گا . اور میں بھی request کروں گا کہ اس کی
prosecution immediately start کرنے کے لئے Presidentiat
Ordinance کے ذریعے لایا جائے ' پھر اس کو legislation کے طور پر لایا
جائے تاکہ یہ ادھر سے کیونکہ اب ہم بات کرتے ہیں missing persons

Balochistan میں جو politically motivated کل دوستوں نے کہا تو یہ کہ کل اس کا بھی بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہوگا کہ بہت سے لوگ وہاں کے پختون بھی کہیں گے کہ ہمارے بھی لوگ missing ہیں ۔ ان کو right of fair trial دینا چاہیے جو ہماری Constitution کے under ہے جو procedural matters ہے Anti-terrorism کورٹ کی jurisdiction اور ان کو درمیان میں حائل نہیں ہونا چاہیے ۔ میرا یہ basic point تھا اور یہ ہم سب کا right ہے کہ ہمیں fair trial ملے تو ٹرائیبل ایریا والے بھی ہماری Constitution کے under آتے ہیں ۔ ٹھیک ہے ان کی کوئی سپیشل ایف سی آر کے اندر provisions ہیں ۔ تو میں یہی suggest کروں گا کہ اس کی prosecution کے لئے جلدی سے جلدی اگر ہوسکے تو گورنمنٹ initiative لے ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت شکریہ ۔ اب میں request کروں گا سیدہ رباب زہرہ نقوی ۔

سیدہ رباب زہرہ نقوی ، شکریہ جناب سپیکر ۔ انہوں نے بات کی ہے فاٹا کی بہت ہی valid point ہے کوئی ہمارا ایسا legal framework ہے نہیں جس کے تحت وہاں کے جو لوگ arrest کیے جاتے ہیں ان کو try کیا جائے ۔ لیکن یہاں پر ایک بات یہ آتی ہے کہ جو ہمارے فاٹا میں arrest ہوتے ہیں ۔ وہ صرف پاکستانی citizens نہیں ہوتے ' ان میں اکثر ازبک ہوتے ہیں ' تاجک ہوتے ہیں ' اور چیچن بھی ہوتے ہیں ' عرب کے لوگ ہوتے ہیں تو کیا ہم اتنی ایک ایسی legislation پاس کرسکتے ہیں جو ان countries کے citizens پر بھی apply کرے ایک تو پوائنٹ یہ ہے ۔ دوسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہماری اگر ازبکستان یا جن ملکوں کے شہری arrest ہوتے ہیں ان کے ساتھ اگر کوئی

extradition treaty ہوجانے کہ ہم ان کے جن criminals کو arrest
کرتے ہیں ہم واپس ان کو ان کے ملک میں بھیج کر کہ وہ اپنے لاء کے تحت try
ہوں تو ایک یہ aspect ہے ۔ لیکن اگر ہم کہتے ہیں کہ یہ non-state actors
ہیں ' چاہے ہم پاکستانی سیٹیزنز کو arrest کرتے ہیں یا پھر کوئی فارنر ہوتا ہے
ہم اس کو non-state actor کا نام دے دیتے ہیں ' تو اگر ہم انہیں
non-state actor کہتے ہیں تو پاکستان کا جو لاء ہے ان پر سب سے پہلے
applicable ہوتا ہی نہیں ہے ۔ پاکستان کی Constitution ان پہ apply
ہی نہیں کرتی ۔ اگر وہ non-state actors ہیں ۔ امریکہ میں کیا ہوتا ہے کہ جو
گونتاناموبے میں ان کے detainees ہوتے ہیں ان کو prisoner of war
کا status نہیں ملا ہوا ۔ ان کو enemy combatant کا status ملا ہوا ہے
اس لئے ان پہ Geneva Convention بھی apply نہیں کرتا تو جو
گوانتاناموبے میں enemy combatants ہیں ان کو وہ ملٹری کورٹس میں try
کرتے ہیں ۔ تو کیا یہ جو ہم ادھر arrest کرتے ہیں ان کا بھی وہی status
ہے enemy combatants یا یہ prisoner of war ہیں کیونکہ فاٹا میں اس
وقت حالت جنگ ہے ۔ ہماری گورنمنٹ بھی کہتی ہے کہ ہم ایک جنگ لڑ رہے ہیں
پورے عوام بھی اس بات سے متفق ہیں کہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں ' تو اگر یہ
prisoner of war ہیں تو ان پہ جو Geneva Convention کے قوانین ہیں
ان کے تحت ان کا ٹرائل ہونا چاہیے ۔ ایک اس کا aspect یہ ہوگا کہ ان کے
citizenship status کے حساب سے legislation پاس ہونی چاہیے ۔ اس کے
ساتھ میں اس کو conclude کروں گی کہ جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ اگر
ہمارا Constitution اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم ان non-state

actors کو اپنے لاء کے تحت try کرسکتے ہیں تو it would be better کہ ہم
اس process کو expedite کریں کیونکہ وہاں پہ جو insurgency ہے اس
کا one of the main points is absence of justice ۔ اگر ہم ان کو
quick, cheap and fair justice دے سکتے ہیں تو we will also go
ahead in removing one of the causes یہ جو وہاں پہ insurgency ہوتی
ہے تو I would like to fully support the resolution with the
condition کہ ہم جو arrest کرتے ہیں ، ان کا status پہلے clearly
define کریں کہ وہ non-state actors ہیں terrorists ہیں یا
prisoners of war ہیں۔ Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ۔ لیڈر آف اپوزیشن ۔

جناب لہراسپ حیات ، اور بھی سپیکر ہیں ہمارے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آپ کی پارٹی سے کوئی اور نہیں ہیں اور اگر کوئی اور بولنا چاہتا ہے تو میرے پاس چٹ بھیج دیں ۔

جناب لہراسپ حیات ، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو foreign citizens
arrest ہوتے ہیں جس country میں بھی ۔ وہ اس country کے لاء کے
under try ہوتے ہیں ۔ پہلی بات یہ کہ ان کا کوئی special status نہیں
ہوتا ۔ اس کے علاوہ کہ ان کی کوئی extradition treaty نہ ہوئی ہو ' اس ملک
کے ساتھ تو ان کا کوئی special status فی الحال موجود نہیں ہے ۔ جو
foreign citizens ہیں وہ ہمارے لاء کے under ہی try ہونگے ۔ دوسری چیز
یہ کہ جو non-state actors کی definitions ہے اس کو تھوڑا سا ٹھیک کیا
جانے کہ non-state actors یہاں جو کہہ رہے ہیں کہ individual citizen

non-state actor ہے ۔ تو non-state actor کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی سٹیٹ کا کوئی organ اس میں involve نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ official level طور پہ اس چیز میں involve نہیں ہے ۔ یہ کہنا کہ non-state actors کوئی citizens نہیں ہیں ۔ یہ اس میں میں تھوڑا کلیئر کردوں کہ non-state actors کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جس کو ہم کہیں کہ وہ citizens نہیں ہوتے ۔ میرے خیال میں جو non-state actors ہوتے ہیں ان کی official level پر کوئی recognition نہیں ہوتی ۔ تو ان کو ہم non-state actors کہتے ہیں اب ہم political parties کی بات کرتے ہیں تو political parties کوئی بھی اپنی activities کرتی ہیں تو وہ state کی jurisdiction کے اندر رہ کر کرتی ہیں جو Political Parties Act ہے اس کے اندر رہ کر وہ activities کرتی ہیں ۔ اگر ہم طالبان کی بات کریں تو وہ اپنی جو preachings ہیں یا teachings ہیں وہ اگر ہمارے لاء کے under رہ کرتی ہیں تو وہ سٹیٹ کے اندر fit آتے ہیں اب جو activities وہ کر رہے ہیں وہ ان کی official recognition نہیں ہے تو اس وجہ سے ۔ دوسری چیز یہ کہ جو Geneva Convention کی انہوں بات کی یہ ہماری سٹیٹ کے اندر ہو رہا ہے ۔ جب دو سٹیٹ کے درمیان ہو رہا ہوتا ہے اس وقت Geneva Convention applicable ہوتا ہے ۔ اب جو گوانتاناموبے کی بات انہوں نے کی وہ انہوں نے دوسرے ملکوں سے بندے arrest کیے ہوئے ہیں ان کا ایک special status ہے ۔ ہمارے چونکہ ہمارے اپنے ملک کے اندر سے ہیں تو ان کا ایک علیحدہ سٹیٹس ہے ۔ تو گوانتاناموبے علیحدہ چیز ہے ۔ شکریہ ۔

**Mr. Deputy Speaker:** Thank you. Mr. Ali Inam Khan

جناب علی انعام خان : شکریہ جناب سپیکر ، میں بالکل اس ریزولوشن سے agree کرتا ہوں اور بہتر یہ ہوگا کہ ایک Presidential Ordinance پاس کیا جائے کہ اس معاملے کو کلیئر کیا جائے لیکن میں بھی تھوڑی سی اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ فاٹا میں جو قانون لاگو ہوتا ہے وہ ہے ایف سی آر ۔ اور یہاں پر جو اس کا کلاز لاگو ہوتا ہے وہ ہے collective responsibility. اب جس طریقے سے حکیم اللہ محسود ہیں تو ان کے under جتنے بھی طالبان آتے ہیں محسود ترائب کے یا وزیر ترائب کے ، تو ان سب پر یہ responsibility عائد ہوتی ہے کہ پاکستانی حکومت ان کا ٹرائل کرے FCR کے through لیکن جو طالبان جنہوں نے حکومت کو سرینڈر کردیا ہے ان پر collective responsibility کا کلاز apply نہیں کرتا ۔ تو جو طالبان ہم نے فاٹا سے پکڑے ہیں ، اور ان کا تعلق فاٹا سے ہے تو ان کو FCR basis پہ evaluate کیا جائے گا ۔ اور جو طالبان غیر ملکی تھے ان کو ATC میں پیش کیا جائے گا ۔ اس کے علاوہ ایک اور option بھی ہے ، وہ ہے ملٹری کورٹس کا ۔ چونکہ یہ prisoner of war ہیں اور اس کے اوپر آرمی نے ایکشن کیا ہے ، تو آرمی کا right ہے یہ کہ وہ ان پر ملٹری کورٹس میں ٹرائل چلا سکتے ہیں اور جہاں تک legislation کی بات ہے تو آج سے دو ماہ قبل حکومت نے ایک ریزولوشن adopt کی تھی جس میں اس نے آرمی کو ٹائم دیا تھا کہ وہ جلد از جلد آپریشن مکمل کرے اس کے بعد لسٹ بھیجے اور اس کے بعد کارروائیاں سماعت ہونگی ۔ کیونکہ war کے درمیان ہی آپ prisoners کا ٹرائل شروع نہیں کرسکتے ۔ War کا جب end آتا ہے war جس طرح ختم ہوتی ہے clear, hold and development کی پالیسی ہے اسی طریقے سے پہلے clearance ہوگی پھر وہاں

پر hold کیا جائے گا ۔ جب hold کیا جانے گا تب ٹرائل شروع ہونگے ۔ اور اسی سلسلے میں میری کچھ recommendations ہیں اس ریزولوشن کے متعلق کہ اگر ہم اس میں یہ بھی add کردیں کہ آئی ایس پی آر سے ہم جلد از جلد مطالبہ کریں ناموں کا اور آفیشل لسٹ کا ہم ان سے مطالبہ کرسکتے ہیں ۔ دوسرا ہمیں فاٹا کے لوگوں کا جو خیال ہے اس معاملے میں ' ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیے کہ وہ کس طریقے سے ان terrorists کو سزا دینا چاہتے ہیں ' کیونکہ سب سے زیادہ جو اس چیز سے effect ہوئے ہیں وہ فاٹا effect ہوا ہے ۔ فاٹا کے لوگ آئی ڈی پیز بنے 'سب سے زیادہ وہی effect ہوئے ۔ تو ہمیں فاٹا کے لوگوں کی رائے کا بھی احترام کرنا چاہیے۔ اور ایک اور میری request ہے ۔ اور میں چاہوں گا کہ اسی ریزولوشن میں amend ہو اور وہ یہ ہے کہ جتنے بھی militants پکڑے گئے ' ان کو خدا را کسی اور حکومت یا کسی اور غیر ملکی طاقت کے حوالے نہ کیا جائے ان کا پاکستان میں ہی ٹرائل کیا جائے ' پاکستانی جتنے بھی پکڑے گئے ہیں خواہ وہ ہمارے فاٹا والے ہوں ' ان کا پلیز ٹرائل پاکستان میں ہو نہ کہ ایمل کانسی کی طرح یا کسی اور کی طرح ہم انہیں باہر کے ملک میں بھیج دیں شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب ذوالقرنین حیدر صاحب ۔

جناب ذوالقرنین حیدر ، شکریہ جناب سپیکر ۔ میں اس ریزولوشن سے بالکل agree کرتا ہوں اور جس طرح سے لہراسپ صاحب نے وضاحتیں پیش کیں وہ بھی ٹھیک تھیں ۔ سارے پوائنٹس آچکے ہیں تھوڑا سا وضاحت کرنا چاہوں گا ایک نکتے کی وہ یہ ہے کہ پاکستان کی مختلف ممالک کے ساتھ باقاعدہ extradition treaties موجود ہیں اور دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے ساتھ موجود ہیں ' اور پاکستان میں جو Extradition Act تھا وہ 1972 ، میں پاس ہوا ۔ It was Act No. 21

of 1972 تو اس میں یہ بھی ہے کہ جس سٹیٹ کے ساتھ آپ کی treaty ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ بھی آپ اس طرح کے جو fugitive of laws ہیں، ان کا تبادلہ کرسکتے ہیں، اور ایسی foreign state جس کے ساتھ treaty نہیں بھی ہوئی ہے۔ تو اس کے ساتھ بھی آپ کا تبادلہ ہوسکتا ہے۔ تو اگر فاٹا میں کچھ غیر ملکی پکڑے جاتے ہیں تو جس ملک کے ہیں اور اگر وہ اس ملک کا قانون توڑ کرآئے ہیں کیونکہ یہ وہاں سے بھی بھاگے ہوتے ہیں تو آپ اس کے حوالے نہ صرف ایک treaty state کے حوالے کرسکتے ہیں بلکہ ایک non treaty state کے بھی حوالے کرسکتے ہیں۔ اور اگر انہوں نے پاکستان کا قانون توڑا ہے اور پاکستان کی سٹیٹ کے خلاف کارروائیاں کی ہیں، تو ان کو بالکل پاکستانی کورٹس میں بھی prosecute کیا جاسکتا ہے کیونکہ ساری دنیا میں ایسا ہی نظام چلتا ہے تو ان کو پاکستانی کورٹس میں بھی legally prosecute کیا جاسکتا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ۔ جناب وقاص نذر تواتر۔

جناب وقاص نذر تواتر : Basically, علی انعام صاحب نے ابھی تھوڑا سا suggest کیا for amending the clause کہ اس میں آئی ایس پی آر کا وہ include کردیا جائے تو اگر وہ ہونا ہے تو it cannot be ISPR directly اور وہ as per the system, because ISPR works under the Army منسٹر آف ڈیفنس کے under کام کرتے ہیں اور وہ آئی ایس پی آر کا کام بھی نہیں بنتا، تو اگر وہ amend کرنا ہو تو either it should be Pakistan Army through Ministry of Defense or it should be Ministry of Defense only

جناب ڈپٹی سپیکر : قائد حزب اختلاف صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے اس

کو conclude کرنے کے لئے۔

جناب لہراسپ حیات ، جی ہاں میں ایک چیز کہنا چاہوں گا کہ جو ہمارے میڈیا پر ہمارے جو پریس میں آتا ہے کہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں ' تو یہ کوئی سٹیٹ کی جنگ نہیں ہے ' مطلب ان کا کوئی special status نہیں بنتا کیونکہ یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے یہ کوئی دو سٹیٹس کے درمیان نہیں ہے ۔ دوسری چیز جو آئی ہے آئی ایس پی آر کے جو related ہے وہ بالکل ٹھیک ہے ان کی ' اور جو خاص طور پر کہہ رہے ہیں extradition treaties وہ بالکل اسی ' یہی تو intent ہے میری کہ وہ چیزیں looked in کی جائیں اور اس پہ ورک کیا جائے ۔ تو میری intent basically یہی ہے تو یہ تو دیکھی جائیں گی چیزیں جب وہ amendments کریں گے یا اس کی jurisdiction میں جب وہ آئیں گے یا legislation لائیں گے تو وہ بالکل اس کے اندر دیکھی جائیں گی ۔ وہ تو operative clauses ہوتے ہیں اس چیز کے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آپ کچھ امینڈمنٹ کرنا چاہیں گے اس میں ۔

جناب لہراسپ حیات ، امینڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب گورنمنٹ لائے گی تو وہ automatically ان چیزوں کے اندر وہ دیکھے گی تب ہی وہ آگے چلے گی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔

رانا عمار فاروق ( وزیر اعظم ) ، جناب سپیکر اگر اجازت دیں تو کچھ بولنا چاہوں گا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آپ فرمائیں ۔

رانا عمار فاروق ( وزیر اعظم ) ، میں نے سوچا شاید آپ procedurally

دے دیں گے ۔ چند گزارشات ہیں ایک تو یہ کہ پارلیمنٹ کسی بھی طرح سے Presidential Ordinance کو influence or invoke نہیں کرسکتی ۔ زیادہ سے زیادہ اس ریزولوشن کو پاس کرکے ہم ایک تجویز دے سکتے ہیں صدر صاحب کو کہ وہ اس پہ کام کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں ۔ دوسری یہ کہ جہاں تک تعلق ہے Anti-Terrorism Act کا تو Constitutional کے Article 246 sub-clause 3 کے تحت پاکستان کے صدر کسی بھی لاء کو کسی extent تک محدود کرکے یا مکمل طور پہ کسی ٹرائیبل ایریا میں یا اس کے کسی حصے میں یا تمام فاٹا میں اس کو apply کرسکتے ہیں ۔ اگر صدر صاحب چاہیں اور وہ درست سمجھیں تو وہ آج سے ہی anti-terrorism act کی تمام یا چند provisions کو فاٹا میں apply کرسکتے ہیں اس میں کسی Presidential Ordinance کی ضرورت نہیں ہے نہ ہی اس میں کسی legislation کے پاس کرنے کی ضرورت ہے ۔ دوسری بات ہے وہ بھی 246 clause 3 کی ہے جو کہتا ہے کہ "No act of Maglis-e-Shoora. Parliament shall apply to any FATA or any part thereof unless the President so directs". اب مسئلہ یہ ہے کہ اس ایوان کو constitutionally یہ حق حاصل ہی نہیں ہے کہ وہ فاٹا کے لئے legislate کرے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ قانون سازی کریں فاٹا کے لئے directly ۔ اگر آپ ان کے لئے کوئی قانونی نظام بنانا چاہ رہے ہیں تو اس کے لئے پہلی ضرورت یہ ہے کہ ایک constitutional amendment لایا جائے ۔ اب اگر اپوزیشن اور یہ ایوان صحیح سمجھتا ہے ، درست سمجھتا ہے تو اس کو ہم نے جو تجویز کی تھی کل Constitutional Amendment کا جو پیکج تھا اس کے اندر ہم اس کو include کرسکتے ہیں ۔ کہ فاٹا پہ ، مجلس شوریٰ پارلیمنٹ کی مکمل

jurisdiction اس کو allot کردی جائے تو اس صورت میں ہوسکتا ہے ورنہ تو یہ ایک مشورہ یا تجویز ہوگی اس کی کوئی binding effect نہ صدر صاحب پر ہوگا نہ فاٹا کے کسی علاقے پر ہوگا ۔ دوسری بات وہ بھی Article 246 سے ہی ہے کلاز 7 میں لکھا ہے کہ "Neither the Supreme Court nor a High Court shall exercise any jurisdiction under the Constitution in relation to a tribal area unless Majlis-e-Shoora, Parliament by-law otherwise provides". اب یہ پھر ہم وہی آجاتے ہیں کہ آپ اگر انہیں arrest کربھی لیتے ہیں تو jurisdiction کا جہاں تک تعلق ہے اب اس میں ایک further ruling آئی ہوئی ہے ہائی کورٹ آف پشاور کی ' اور میں آپ کو ریفرنس دیتا ہوں یہ 2400 SCMR 1991 ہے اس میں لکھا ہے کہ "Dispute related to land situated in tribal area and criminal offences taking place there, the High Court of Peshawar, it is held. had no jurisdiction." اگر کوئی criminal offence بھی ہورہا ہے اس علاقے میں تو آپ پھر بھی ہائی کورٹ آف پشاور یا پاکستان کے کسی کورٹ میں اس matter کو نہیں لے کر جاسکتے ۔ جب تک پارلیمنٹ President کی consensus سے اس طرح کا بل نہ پاس کرے جو کورٹ میں لے جانے کی اجازت دے ۔ اس لئے دو صورتیں میں نے پہلے بتا دی ہیں ۔ میں پہلے دھرا دیتا ہوں ایک یہ ہے کہ صدر صاحب کو آپ تجویز دے سکتے ہیں کہ صدر صاحب آپ لاگو کیجئے ۔ یا دوسرا یہ کہ آپ دو تہائی اکثریت سے اس میں ایک constitutional amendment کیجئے تاکہ اس ایوان کی جو ریزولوشن اور لیجسلیشن ہے وہ فاٹا پر apply کرے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آپ چاہتے ہیں کہ اس ریزولوشن پر ووٹنگ ہو جائے '

رانا عمار فاروق ( وزیر اعظم ) ، جی ووٹنگ کریجئے لیکن یہ ذہن میں رکھ کر کہ یہ محض ایک تجویز اور ایک مشورہ ایک suggestion ہوگا President کے لئے اس کا binding effect نہ اس گورنمنٹ پر ہوگا اور نہ اس ایوان پر ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ جناب لہراسپ حیات

جناب لہراسپ حیات ، Binding effect تو نہیں ہوگا لیکن یہ ہے کہ اس procedure کو آگے لے جانے کے لئے ہم نے یہ ایک تجویز دی ہے ۔ اس procedure پر چلیں گے تو آگے ہوگا یہ تو ہماری political will کو ایک Resolution represent کرتا ہے اب یہ ہے کہ اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے that is what I am talking about.

**Mr. Deputy Speaker:** Now, I will put the Resolution to the House. All those who are favour of it may say "Ayes" All those against it may say "Noes". I think the "Ayes" have it and the Resolution is adopted.

Now, I will request Mr. Zulqarnain Haider to move the next Resolution.

**Mr. Zulqarnain Haider:** I move the following Resolution.

"This House is of the opinion that Pakistan's policy on war on terror should not compromise our national dignity and should be clearly made public to dispel current confusion in this regard."

جناب والا عرض کرنا چاہوں گا کہ جب سے یہ دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع
ہوئی اور ایک فون کال پر پاکستان نے اس میں شمولیت کا فیصلہ کرلیا ۔ اس کے بعد
سے آج تک پاکستان کی کوئی definite policy نہیں رہی ۔ کوئی terms of
engagement define نہیں ہوئے اور اس کا سارا نقصان آج ہمیں برداشت کرنا
پڑ رہا ہے ۔ Terror Policy کے بہت سارے aspects ہیں لیکن جن
aspects کو خاص طور پر عوام سے چھپا کر رکھا گیا ' اور جن aspects کے
حوالے سے عوام کو اندھیرے میں رکھا گیا ' وہ تین چار خاص طور پر بڑے بنیادی
aspects ہیں ۔ ان میں ایک تو ڈرون حملوں کے حوالے سے ہے جو current
confusion اس معاملے میں عوام میں پائی جاتی ہے ' اس کے حوالے سے ہے
دوسرا جو extradition treaty ہے یا جو rendition ہے جو missing
persons کا کیس ہے کہ کس طرح پاکستانی فوج یا پاکستانی حکومت لوگوں کو پکڑ
کر امریکہ کے حوالے کردیتی ہے اس حوالے سے confusion پائی جاتی ہے ۔ اور
تیسرا overall policy کے حوالے سے confusion پائی جاتی ہے کہ ابھی اس
جنگ میں دشمن اور دوست کا تعین بھی نہیں ہوسکا ۔ ابھی تک ہماری فوج کو یہ
بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ جب جنگ لڑتے ہیں تو وہ قتال کرتے ہیں یا قتل کرتے
ہیں ' تو یہ سارے معاملات عوام میں پریشانی پھیلا رہے ہیں اور عوام میں
confusion پھیلا رہے ہیں تو اس Resolution کے تین حصے ہیں ' اس میں
سے ایک پر میں بات کروں گا دوسرا جو national dignity ہے اس پر دوسرے
مقرر حنان علی عباسی بات کریں گے ۔ اور جو تیسرا drone attacks کے حوالے
سے جو بات ہے وہ وقار نذر نوانہ کریں گے ۔ میں جو prisoners ہیں جو قیدی
ہیں جو امریکہ کے حوالے کیے جاتے ہیں میں اس کے حوالے سے بات کروں گا کہ

اس کی legality کیا ہیں ؟ اس پر کیا کیا steps ہماری حکومت لیتی رہی ہے اور کیا confusion عام طور پر پائی جاتی ہے ۔ جناب والا جب کوئی شخص کسی ملک کے قانون کو توڑتا ہے اور وہ دوسرے ملک میں فرار ہوجاتا ہے ۔ دوسرے ملک میں موجود ہوتا ہے ' تو اس کی اس ملک میں جہاں اس نے جرم کیا واپسی کے لئے states ' کے درمیان extradition treaties ہوتی ہیں ۔ پاکستان کی امریکہ کے ساتھ extraditon treaty 22 دسمبر 1931ء سے موجود ہے ' جب برطانیہ اور امریکہ کے درمیان وہ treaty سائن ہوئی تھی تو وہ تمام جو colonies تھیں ان پر بھی وہ لاگو ہوئی تھیں ' جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس کو ratify کیا گیا امریکہ کے ساتھ ۔ پھر ایک Extradition Act 1972 میں پاس کیا گیا ' جس کا میں نے پہلے ایوان میں ذکر کیا ' Act No. 21 of 1972. It deals with the surrender of fugitive offenders to foreign states. اس میں clearly define کیے گئے 23 جرم ' وہ جو جرم ہے ان کی نوعیت کو define کیا گیا کہ اس جرم کے نتیجے میں ہم لوگوں کو foreign states کے حوالے کرسکتے ہیں اور اس کا جو سب سیکشن 3 ہے وہ deal کرتا ہے treaty states کے حوالے سے ' کہ وہ states جن کے ساتھ treaty پاکستان کی موجود ہے اور وہ بہت زیادہ states ہیں اور ان states کے حوالے سے subsection 4 deal کرتا ہے جن کے ساتھ ہماری treaty موجود نہیں ہے ۔ لیکن جناب والا ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جو Extradition Treaty ہے اس کو ماضی میں یا تو invoke ہی نہیں کیا گیا یا بہت کم invoke کیا گیا ' اور آج جو صورتحال ہے کہ ہم سینکڑوں supposed offenders امریکہ کے حوالے کررہے ہیں تو کبھی کسی ایک موقع پر بھی اس treaty کو invoke نہیں کیا گیا بلکہ اس confusion

حد تک تھی کہ کچھ ہفتے پہلے فارن آفس نے اس بات کو deny کیا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان کوئی extradition treaty at first place exist بھی کرتی ہے ۔ اور ابھی کچھ دن پہلے آج یا کل ، کیونکہ وڈمیشن خان کا کیس چلا ہوا ہے تو اس کو invoke کیا گیا اور فارن آفس نے کہا کہ Extradition Treaty ہماری اور امریکہ کے درمیان ہے ۔ ماضی میں بھی ایمل کانسی اور رمزی یوسف کو بغیر کسی extradition treaty کے امریکہ کے حوالے کردیا گیا ۔ یہ جناب والا جب کوئی due process کے مطابق یہ کام نہ کیا جائے تو اس کو کہتے ہیں extraordinary rendition اور اس کی قانون میں کوئی جگہ نہیں ہے کہ آپ بغیر کسی extradition treaty کو invoke کیے ہوئے آپ جو terrorists ہیں جو ملزم ہیں ان کو بغیر کسی treaty کے invoke کیے ہوئے ویسے ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں move کردیتے ہیں ۔ اس کو irregular rendition بھی کہا جاتا ہے اور this is the term used to describe the apprehension and extra-judicial transfer of a person from on state to another اور اس میں خاص طور پر جو ایک پہلو ، غیر انسانی پہلو آجاتا ہے وہ torture کا ہے کہ extraordinary rendition جو ہیں وہ خاص طور پر امریکہ اور سی آئی اے پر بہت سارے الزامات اس معاملے میں ہیں اور اس معاملے میں بہت ساری Council of Europe میں اور یورپ کے بہت سارے ممالک میں judicial inquiries conduct کی گئی ہیں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ یورپ کے بہت سارے ممالک میں black sites موجود ہیں جہاں سی آئی اے extraordinary rendition کے مطابق لوگوں کو اٹھا کر یا ان کی security agency سے لیکر غیر قانونی طور پر ان جگہوں پر لے جاتی ہے اور وہاں پہ ٹارچر

کرتی ہیں ۔ یہ جو ٹارچر ہوتا ہے یہ جو extraordinary rendition ہے یہ بھی United Nations' Convention against Torture کے خلاف ہے اس کا آرٹیکل 3 میں اس ایوان کی انفارمیشن کے لئے پڑھنا چاہوں گا ۔ کہ "No state party shall expel, return or extradite a person to another state where there are substantial grounds so believing that he would be in danger of being subjected to torture" تو extradition بھی اس معاملے میں نہیں ہوسکتیں جب آپ کو doubt ہو ، آپ کو reasonable doubt ہو کہ وہاں پر ٹارچر کیا جائے گا ۔ تو پاکستانی جو شہری یہاں سے اٹھا کر امریکہ کو اندھادھند دے دیے جاتے ہیں نہ کوئی extradition treaty invoke کی جاتی ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر ان کو ٹارچر ہوگا اور وہ وہاں امریکہ میں بھی نہیں رہتے کیونکہ امریکہ بھی میں بھی اس کی اجازت نہیں ہے تو وہ ان ممالک میں ٹرانسفر کردیے جاتے ہیں through extraordinary rendition یورپ کے کچھ ممالک میں جہاں پر torture کے جو لاز ہیں وہ اتنے strong نہیں ہیں جتنے امریکہ میں ۔ تو ان پر ٹارچر کیا جاتا ہے تو یہ پاکستان کے قانون کے بھی خلاف ہے ۔ یہ امریکی قانون کے بھی خلاف ہے اور یہ United Nations کا جو قانون ہے ٹارچر کے حوالے سے اور Geneva Conventions ہیں ان کے بھی خلاف ہے ۔ تو اس حوالے سے جو confusion پائی جاتی ہے خود ہماری حکومت کے اندر اور عوام کے اندر کہ یہ کس بنیاد پر آپ لوگ امریکہ کے حوالے کردیتے ہیں ، یہ سارا غیر قانونی ہے اور اس ایوان کی انفارمیشن کے لئے میں نے یہ ساری باتیں بتائی ہیں کہ کس طرح یہ باتیں غیر قانونی ہیں تاکہ جو یہ confusion پائی جاتی ہے اس کو dispel کیا جائے ۔

ایک خاص aspect جو پاکستان کی policy on terror کا اس کے حوالے سے ۔ باقی جو دو نکات ہیں ان پر میرے دوسرے مقررین بحث کریں گے ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ جناب حنان علی عباسی صاحب ۔

جناب حنان علی عباسی ، جناب سپیکر میرے بہت سارے جو نکات ہے ان کا احاطہ ہوگیا ذوالقرنین حیدر صاحب کی speech میں ۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ war on terror پہ پاکستان نے جو پالیسی اپنا رکھی ہے اس کا آغاز اگر حالیہ تناظر میں دیکھیں تو گیارہ ستمبر کے بعد اس میں شدت آئی ہے اور اس میں ایک واضح نکتہ نظر ہمیں اپنا پڑا ہے اس سے پہلے یہ مسئلہ اقوام کو درپیش نہیں تھا جب ورلڈ ٹریڈ سینٹر تباہ ہوا ہے تو اس کے بعد اس میں شدت آئی ہے اور آج اگر ہزاروں کلومیٹر دور پاکستانی سرزمین پر پاکستانی فوج کے 2250 جوانوں کی جو مائیں ہیں ان کی گودیں ویران ہوچکی ہیں اور جو تیس ہزار عام شہری اس جنگ کے نتیجے میں شہید ہوچکے ہیں تو ہم یہ کہنا چاہ رہے تھے اس ریزولوشن میں کہ پاکستان نے جو war on terror پہ اپنی جو پالیسی بنا رکھی ہے یہ قومی وقار کے عین مطابق نظر نہیں آتی اور جو عالمی مفادات تھے اس کا اس میں پہلو نظر آتا ہے ۔ اور بہت سارے جو غیر جانبدار حلقے ہیں وہ بھی اس میں شاید کہنے میں حق بہ جانب ہیں کہ یہ war on terror نہیں ہے بلکہ war for terror ہے تو اس حوالے سے کچھ نکات جو ہیں وہ پاکستان کی dignity سے متعلق ہے ان پر ہم بات کرنا چاہیں گے تو اس پر میں یہ question raise کروں گا ایوان کے سامنے کہ آج اگر ہم احاطہ کریں برسوں بعد ، کہ ہم نے دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن اتحادی بن کر کیا حاصل کیا ؟ اگر اس کے عوض ہمارے شہریوں کی ایئرپورٹس پہ قابل اعتراض حالت میں تلاشی لی یا ڈرون حملوں کے ذریعے ہماری dignity کو متاثر

کرنا ملا یا بلیک واٹر کی جو سرگرمیاں ہیں وہ ہمارے ملک میں کی گئیں یا جو ہم نے امداد جس کے لئے ہم نے یہ کیا کہ جی فرنٹ لائن کا اتحادی بننے کے عوض عالمی برادری ہمارے ساتھ مالی معاونت کرے گی ' تو آج یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو پاکستان نے war on terror پہ جو نقصان اٹھایا ' اس کا اونٹ کے منہ میں زیرہ بھی عالمی برادری نے ہمیں سپورٹ نہیں کیا۔ تو آج اگر ہم اپنے ملک کو بارود کے ڈھیر پر لے جا چکے ہیں ' تو ہمیں نظر ثانی کرنی چاہیے اس اتحاد پر ۔ کہ ہماری national dignity کیا ہے ہمارے اپنے ریاست کے مفادات کیا ہیں اور ہم نے کس سمت اپنے معاشرے کو لے کر چلنا ہے ۔ تو اس میں ایک جو اہم پہلو ہے جو معاشرے کے اندر دہشت کا ہے اس کو میں connect کرنا چاہوں گا اسکے ساتھ ۔ جس وقت ہم دہشت کی بات کرتے ہیں تو اس میں اسلحہ کلچر کی بات بھی زیر بحث آتی ہے ۔ تو اسلحہ کے حوالے سے ابھی حالیہ دنوں میں خبریں media میں break ہوئیں کہ ہمارے بہت سارے وفاقی ' صوبائی جو وزراء ہیں اور جو اراکین پارلیمنٹ ہیں ----------------------- جاری

کالوذ بانی 2A Feb 05 ۔